

حکمتِ سیدِ مودودیؒ

تنقید

تنقیدی نگاہ سے خرابیوں کو دیکھنے والی آنکھیں، بیان کرنے والی زبانیں اور سننے والے کان اگر بند ہو جائیں تو جس قوم، سوسائٹی یا جماعت میں یہ حالت پیدا ہوگی وہ خرابیوں کی آماجگاہ بن کر رہے گی اور پھر اس کی اصلاح کسی طرح نہ ہو سکے گی۔ اس حقیقت سے ہم کبھی غافل نہیں ہوتے۔ ہم نے عام انسانیت کی، اپنے ملک کی اور اپنی ملت کی خرابیوں پر تنقید کرنے میں جو آزادی برتی، اسی آزادی تنقید کو اپنی جماعت میں بھی برقرار رکھنا تاکہ جماعت کے اندر جہاں جو خرابی بھی موجود ہو، اس کی بروقت نشاندہی ہو جائے اور اُسے دور کرنے کی کوشش کی جاسکے۔ جماعت کے ہر شخص کو محض تنقید کا حق ہی حاصل نہیں ہے بلکہ یہ اس کا فرض ہے کہ کسی خرابی کو محسوس کر کے خاموش نہ رہ جائے۔ یہ بات ہر رکن جماعت کے اجتماعی فرائض میں داخل ہے کہ اپنے ساتھی ارکان کی ذات میں، یا ان کے جماعتی کردار میں، یا اپنی جماعت کے نظم میں، یا جماعت کے لیڈروں میں اگر کوئی نقص پائے تو اسے بلا تکلف بیان کرے اور اصلاح کی دعوت دے۔ اسی طرح جن لوگوں پر تنقید کی جائے ان کو بھی اس بات کا عادی بنایا گیا ہے کہ وہ نہ صرف تنقید کو برداشت کریں بلکہ ٹھنڈے دل سے اس پر غور کریں اور جس نقص کی نشاندہی کی گئی ہے وہ اگر واقعی موجود ہو تو اُسے دور کرنے کی طرف توجہ کریں اور نہ تنقید کرنے والے کی غلط فہمی رفع کر دیں۔

(اقتباس از جماعت اسلامی کا مقصد، تاریخ اور لائحہ عمل ص ۶۵)